(دعوتِ اسلامی)
دارالافتاء اہلسنت
Darul Ifta AhleSunnat

عقیقے کے جانور میں قضا قربانی کا حصہ شامل کرنا کیسا؟

ریفرنس نمبر: Gul-2390 تاریخ: 28-12-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میرا ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے جب کہ میرے بھائی کی تین بیٹیاں ہیں۔ ان کے عقیقے کے لیے ہم ایک گائے خریدنا چاہتے ہیں اور میرا ارادہ ہے کہ میں اس میں اپنی سابقہ ایک قضا قربانی کا حصہ بھی شامل کر کے سات حصے مکمل کرلوں۔ پوچھنا یہ ہے کہ کیا عقیقے کے جانور میں قضا قربانی کا حصہ شامل کر سکتے ہیں یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں آپ عقیقے کے لیے خریدے گئے جانور میں قضا قربانی کا حصہ شامل نہیں کر سکتے، کیونکہ جس پر قربانی واجب ہو اور وہ قربانی نہ کرے، تو اب اس پر بطور قضا لازم ہے کہ وہ ایک متوسط بکری یا اس کی قیمت صدقہ کرے، جانور ذبح کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قربانی کے دن گزر جانے کی وجہ سے اس کے حق میں شریعت کا حکم تبدیل ہو چکا ہے، اب اس کے لیے جانور ذبح کرنے کی بجائے زندہ جانور یا اس کی قیمت صدقہ کرنے کا حکم ہے۔ پھر اگر کسی نے صدقہ کرنے کی بجائے جانور کو ذبح کر دیا، تب بھی وہ برئ الذمہ نہیں ہو گا، بلکہ اب بھی اس کے لیے یہی حکم ہو گا کہ ذبح شدہ جانور کا گوشت بھی صدقہ کرے اور ذبح کی وجہ سے قیمت میں واقع ہونے والی کمی کے حساب سے رقم بھی صدقہ کرے۔ چونکہ ایسے شخص کو صدقہ کرنا واجب ہے، اس لیے یہ جانور یا اس کی قیمت وغیرہ ان لوگوں کو ہی دے سکتے ہیں جو زکوۃ کے مستحق ہیں، خود بھی نہیں کھا سکتے، اگر کھائیں گے، تو اس کا بھی تاوان دینا لازم ہو گا۔ لہذا آپ عقیقے کے جانور میں قضا قربانی کا حصہ شامل نہیں کر سکتے، اس کے لیے آپ کو الگ سے متوسط درجے کی بکری یا اس کی قیمت صدقہ کرنا ہو گی۔ نیز قربانی واجب ہونے کے باوجود نہ کرنا چونکہ گناہ ہے، لہذا آپ اس گناہ سے توبہ بھی کریں۔

صاحب نصاب شخص اگر قربانی کے دنوں میں قربانی نہ کرے، تو اب اس کے لیے ایک متوسط بکری کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہے۔ جیسا کہ درمختار میں ہے: "(وتصدق بقیمتھا غنی شراھا اولا) لتعلقھا بذمتہ شراھا اولا فالمراد قیمۃ شاۃ تجزی فیھا" یعنی قربانی قضا ہونے کی صورت میں غنی ایک بکری کی قیمت صدقہ کرے گا، چاہے اس نے جانور خریدا ہو یا نہ

خرید اہو کیونکہ اب یہ اس کے ذمے لازم ہو گئی، چاہے اس نے جانور خرید اہو یا نہ خرید اہو اور قیمت سے مراد متوسط بکری کی قیمت ہے۔ **(الدرالمختار مع ردالمحتار، جلد9، صفحہ533، مطبوعہ کوئٹہ)**

اگر قربانی قضا ہو جائے، تو اس کی جگہ قیمت صدقہ کی جاتی ہے۔ جیسا کہ اصول فقہ کی معروف کتاب مختصر المنار میں ہے: "التصدق بالقیمة عند فوات ایام التضحیة "یعنی قربانی قضا ہونے کی صورت میں اس کی قیمت صدقہ کرنا ہوتی ہے۔

(مختصر المنار متن نور الانوار، جلد1، صفحہ144، مطبوعہ صادق آباد)

اس مسئلے کے تفصیل بیان کرتے ہوئے علامہ ابن نجیم حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "واشار المصنف بالقیمة الی ان التصدق بالعین جائز بالاولی لانه الاصل والقیمة مثلها کما فی المحیط "یعنی مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قیمت کہہ کر اس طرف اشارہ کیا ہے کہ بکری صدقہ کرنا بدرجہ اولیٰ جائز ہے، کیونکہ یہی اصل ہے اور قیمت اس کی مثل ہے۔ **(فتح الغفار، جلد1، صفحہ54، مطبوعہ مصر)**

اسی مسئلے کی مزید تفصیل بیان کرتے ہوئے علامہ ابن نجیم حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "واشار بالقیمة الی ان الاراقة بعد ایامها لا تکفیه فلو وجب علیه التصدق بعین الشاة فلم یتصدق بها ولکن ذبحها یتصدق بلحمها ویجزیه ذلک ان لم ینقصها اللحم وان نقصها تصدق باللحم وقیمة النقصان ولا یاکل منها فان اکل تصدق بقیمته "یعنی مصنف نے قیمت صدقہ کرنے کا حکم بیان کر کے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ قربانی قضا ہونے کی صورت میں فقط جانور ذبح کر دینا کافی نہیں ہے۔ لہٰذا جب اس پر صدقہ کرنا واجب ہوا اور اس نے صدقہ نہ کیا بلکہ بکری کو ذبح کر دیا، تو اب اس کا گوشت صدقہ کرے۔ گوشت صدقہ کرنا بھی اس وقت کفایت کرے گا، جب ذبح سے گوشت کی قیمت میں کمی واقع نہ ہو۔ اگر ذبح کرنے سے قیمت میں کمی واقع ہو گئی، تو اب گوشت بھی صدقہ کرے گا اور کم ہونے والی قیمت بھی صدقہ کرے گا۔ نیز اس گوشت میں سے کچھ بھی کھا نہیں سکتا، اگر کھائے گا، تو اس کے مطابق قیمت صدقہ کرے گا۔

(فتح الغفار، جلد1، صفحہ54، مطبوعہ مصر)

جس پر سابقہ قربانی واجب ہو اور وہ جانور ذبح کر دے، تو اب اس کا گوشت اور قیمت میں کمی واقع ہونے کی صورت میں اتنی رقم صدقہ کرنا ضروری ہے۔ جیسا کہ منت ماننے والا شخص اگر جانور کو ذبح کر دے، تو وہ اس میں خود نہیں کھا سکتا، بلکہ کھانے کی صورت میں اس کا نقصان پورا کرنا لازم ہے۔ جیسا کہ در مختار مع ردالمحتار میں ہے: "(ولو ذبحها تصدق بلحمها ولو نقصها تصدق بقیمة النقصان ایضا ولا یاکل الناذر منها فان اکل تصدق بقیمة ما اکل) واقول الناذر لیس بقید لان الکلام فیما اذا مضی وقتها ووجب علیه التصدق بها حیة او بقیمتها ولذا لو ذبحها ونقصها یضمن

النقصان "یعنی (قربانی قضا ہونے کی صورت میں۔ مترجم) اگر کسی نے جانور ذبح کر دیا، تو اب اس کا گوشت صدقہ کرے۔ اگر گوشت کی قیمت میں کمی واقع ہو جائے، تو اس حساب سے رقم بھی صدقہ کرے گا نیز یہ کہ منت ماننے والا خود اس میں کچھ نہیں کھا سکتا، اگر کھائے، تو اتنی قیمت صدقہ کرے گا۔ (علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔ مترجم) کہ میں کہتا ہوں یہ حکم منت والے کے ساتھ خاص نہیں، کیونکہ گفتگو اس شخص کے متعلق ہو رہی ہے، جس پر قربانی کا وقت گزر گیا اور اس پر زندہ جانور یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہو چکا۔ اسی وجہ سے اگر اس نے ذبح کر دیا، تو نقصان کا تاوان دے گا۔

(الدرالمختار مع ردالمحتار، جلد9، صفحہ532، مطبوعہ کوئٹہ)

اس عبارت کے تحت جد الممتار میں ہے: "بل کذلک الحکم فی کل ما وجب التصدق بہ "یعنی یہی حکم ہر اس شخص کے لیے ہے، جس پر صدقہ واجب ہو چکا ہو۔ **(جدالممتار، جلد6، صفحہ452، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

فتاوی فقیہ ملت میں سوال ہوا: "زید کو اپنے مالک نصاب ہونے کا علم ہوا، تو قضا شدہ قربانی کے ادا کی کیا صورت ہوگی؟ "اس کا جواب دیتے مفتی صاحب نے ارشاد فرمایا: "جتنے سال کی قربانیاں قضا ہوئی ہیں، ان کے ادا کی صورت یہ ہے کہ ہر سال کے عوض ایک اوسط درجہ کا بکرا یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔"

(فتاوی فقیہ ملت، جلد2، صفحہ248، شبیر برادرز، لاہور)

قربانی قضا ہو جائے، تو اب جانور ذبح نہیں کر سکتے، بلکہ متوسط بکری یا اس کی قیمت صدقہ کرنا ہو گی۔ جیسا کہ بہار شریعت میں ہے: "ایامِ نحر گزر گئے اور جس پر قربانی واجب تھی اوس نے نہیں کی ہے، تو قربانی فوت ہوگئی اب نہیں ہو سکتی۔ پھر اگر اوس نے قربانی کا جانور معین کر رکھا ہے، مثلاً: معین جانور کے قربانی کی منت مان لی ہے، وہ شخص غنی ہو یا فقیر بہر صورت اوسی معین جانور کو زندہ صدقہ کرے اور اگر ذبح کر ڈالا تو سارا گوشت صدقہ کرے اوس میں سے کچھ نہ کھائے اور اگر کچھ کھا لیا ہے، تو جتنا کھایا ہے اوس کی قیمت صدقہ کرے اور اگر ذبح کیے ہوئے جانور کی قیمت زندہ جانور سے کچھ کم ہے، تو جتنی کمی ہے اوسے بھی صدقہ کرے۔۔۔ غنی نے قربانی کے لیے جانور خرید لیا ہے، تو وہی جانور صدقہ کر دے اور ذبح کر ڈالا تو وہی حکم ہے جو مذکور ہوا اور خرید انہ ہو تو بکری کی قیمت صدقہ کرے۔" **(بہار شریعت، جلد3، حصہ15، صفحہ338، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

23 جمادی الاولی 1443ھ/28 دسمبر 2021ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے